يٰأيها الذين آمنوا أطيعوا الله وأطيعوا الرسول ولا تبطلوا أعمالكم

مسلک اہل حدیث کا داعی اور جمعیۃ اہل حدیث ہند کا نقیب

ترجمان دہلی

پندرہ روزہ

مدیر:
حافظ محمد یوسف
معاونین
محمد سلیمان صابر
عبدالرشید ندوی

جلد ۳۸ } یکم اپریل ۱۹۸۳ء مطابق جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ { شمارہ ۱۴

تاریخی کلمات

بانیان کانفرنس کے خواب کی تعبیر دارالحدیث رحمانیہ

([illegible])

جشن مبارک گھڑیوں اور جشن یوم سعید کا انتظار
پون صدی سے تھا وہ یوم سعید آگیا بانیان کانفرنس کے خواب کی تعبیر آنکھوں کے سامنے
ہے، حق و صداقت کا علم بردار قافلہ منزل کی طرف چل پڑا ہے اس قافلۂ جہاد کو
قسامِ ازل کی اس بشارت پر کامل یقین ہے کہ راہِ حق کے مجاہدوں کی رہنمائی خدا
کرتا ہے

دینی کاموں کی راہ میں طرح طرح کی رکاوٹیں پیدا
ہوتی رہی ہیں آئندہ بھی پیدا ہو سکتی ہیں مگر ارباب عزیمت کا قافلہ
جب جذبۂ ربانی کے ساتھ منزل کی طرف چل پڑتا ہے تو مشکلات کے پہاڑ ان
کی ٹھوکروں سے خس و خاشاک کی طرح اڑ جاتے ہیں

علامہ عبدالوہاب آروی
خطبہ صدارت ۱۲ اپریل ۱۹۲۷ء

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

قاضی محمد سلیمان منصورپوری

[illegible] علیہ وسلم کے عظیم [illegible] کام [illegible]
کرنے کے لئے [illegible] اسلام کا [illegible]
[illegible] پاک ہو گیا تھا، [illegible]
[illegible] جعفر [illegible]
[illegible] تھا، کے بعد
[illegible]

[illegible]

[illegible] اسلام [illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] اسلام [illegible]
[illegible] ہو جاتا ہے
[illegible]
[illegible] کی حکومت [illegible] سے
[illegible] کے انعام [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سال کے
[illegible] بادشاہ کے [illegible]
[illegible]
[illegible] تجارت [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible] زندگی کا اصل مقصد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اسلام کی [illegible]

[illegible] اپنی جان [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] کے ہاتھ
[illegible]
[illegible]
اسلام کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آنحضرت کا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] جاتا ہے۔
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اسلام
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کرتا
[illegible] تھا
[illegible]
[illegible]
[illegible] حاضر ہوا

اور وہاں سے اپنی قوم کے پاس آئے تو ہم
ایمان و یقین لایا ہوا بریدہ بن الحصیب اسلمی
جو قریش کے ستر سرخ اونٹوں کے انعام کا
وعدہ لیکر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی گرفتاری کے لئے ستر سواروں کا
دستہ لیکر گیا تھا۔
چند گھنٹے بعد نبی کا علمبردار بن گیا۔
آپ مسیح کی طرح جھٹلائے گئے اور ستائے
گئے
[illegible]
آپ نے یحییٰ علیہ السلام کی طرح صبر و
شکیبائی کے ساتھ گھاٹی میں تین سال محصوری
کے دن کاٹے
اور پھر بھی آپ کا دل خدا کی شکر گزاری
سے لبریز اور زبان ستائش گزاری سے
زمزمہ سنج رہی
آپ نوح علیہ السلام کی طرح برگشتہ بخت
لوگوں کو خفیہ و علانیہ خلوت اور جلوت
میں۔ گھروں، محلوں اور راہوں پر پہاڑوں
اور میدانوں میں
اسلام کی تبلیغ فرمائی
اور لوگوں کو ان کے افعال بد سے نفرت
دلائی۔
آپ نے ابراہیم علیہ السلام کی طرح [illegible]
قوم [illegible] علیحدگی اختیار کی
اور وطن کو چھوڑ کر [illegible] علیہ السلام کے مانند
کے لئے پاک زمین کی تلاش [illegible]
شب ہجرت میں داؤد علیہ السلام کی طرح
دشمنوں کے نرغے سے نکلنے میں کامیاب ہوئے
اور یونس علیہ السلام کی طرح تین دن
مچھلی کے پیٹ میں رہ کر پھر نینویٰ میں
اپنی منادی کو جاری کیا تھا
غار ثور کی شکم میں تین دن رہ کر پھر مدینہ طیبہ
میں کلمۃ اللہ کو بلند فرمایا
آپ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرح
جنہوں نے بنی اسرائیل کو فرعون مصر کی غلامی
سے آزاد کرایا تھا
شمالی عرب کو شاہ قسطنطنیہ کے سیادت [illegible]

اور مشرقی عرب کو کسریٰ ایران کے
حلقۂ غلامی سے
اور جنوبی عرب کو شاہ حبش کے طوق بندگی
سے نجات دلائی
آپ نے یوسف علیہ السلام کی طرح
[illegible] ستم پیشہ برادران مکہ کے ہجو
سے جو سلسلہ [illegible] علیہم پہنچا یا
اور بالآخر فتح مکہ کے دن
لاتثریب علیکم الیوم
کا مژدہ سنا کر
انتم الطلقاء کے ارشاد
سے [illegible]
وقت واحد میں
آپ [illegible] کی طرح صاحب حکومت تھے
اور [illegible] کی طرح صاحب امامت بھی
[illegible]
ابراہیم [illegible]
یوسف [illegible]
داؤد کی سی فتوحات
[illegible]
سلیمان کی سی سلطنت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری
[illegible]

خوشخبری

شیخ الاسلام محدث کبیر حضرت العلام مولانا
محمد عبدالجلیل صاحب کی سوانح کا کام بفضلہ
تعالیٰ عمدہ طریق پر شروع ہو چکا ہے اخوان
[illegible] اور مولانا کے تلامذہ سے التماس
ہے کہ [illegible]
وغیرہ یادگیر [illegible]
[illegible]
[illegible] فرمائے گا پتہ
[illegible] خطیب جامع [illegible]
[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پندرہ روزہ **ترجمان** دہلی

جلد ۲۸	جمعہ یکم اپریل ۱۹۸۳ء مطابق ۱۶ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ	شمارہ ۱

ایک روشن چراغ تھا نہ رہا

حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب آروی اب ہمارے درمیان نہیں، جو ایک روشن چراغ تھا نہ رہا۔ کل من علیہا فان۔

یہ دنیا سرائے فانی ہے کوئی کتنی ہی عمر کو پہنچ جائے۔ لیکن بہرحال اسے یہاں سے جانا ہے۔

حضرت مولانا آروی کا بھی بلاوا آگیا اور ۵ مارچ کی ۶ تاریخ کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ حضرت مولانا مرحوم نے زندگی کی تقریباً سو بہاریں دیکھیں یعنی اتنی عمر پائی جو آجکل کے زمانے میں بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ لیکن یہ عمر نہیں بلکہ انسان کے اپنے اعمال ہیں جن سے وہ دونوں جہاں میں سرخروئی حاصل کرنے کا حقدار ہوتا ہے۔ حضرت مولانا آروی کا نام بھی محض ان کی طویل عمری کی وجہ سے نہیں بلکہ ان خدمات کے لئے زندہ و روشن رہے گا۔ جو انہوں نے سماجی علمی اور جماعتی حلقوں میں ملک و ملت کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً انجام دیں۔

مولانا مرحوم کی بڑی فعال زندگی رہی۔ مختلف دینی مدرسوں سے وابستہ رہے۔ مثلاً مدرسہ دار الحدیث خندق میرٹھ، جامعہ دار السلام عمرآباد، دار الحدیث رحمانیہ مرحوم دہلی، احمدیہ سلفیہ لہریا سرائے دربھنگہ وغیرہ اور بے شمار تشنگان تعلیم کی پیاس بجھائی۔ اور ساتھ ہی جماعتی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے سے بھی کبھی گریز نہیں کیا۔ ۱۹۴۳ء میں ہی اہل حدیث کانفرنس کی مسند صدارت پر متمکن ہو گئے۔ اور جماعت کو فعال بنانے کے لئے بہت سے منصوبے بنائے تھے۔ لیکن ۱۹۴۷ء میں تقسیم کی صورت میں جو قیامت صغریٰ آئی۔ اس میں سارے پروگرام اور منصوبے خاک میں مل گئے۔ اور جماعت اہلحدیث انتشار کا شکار ہو گئی۔

بعد کو مرکزی جمعیۃ اہل حدیث کے نام سے جو تنظیم جماعتی خدمات انجام دیتی رہی اس کی صدارت کا اعزاز بھی مولانا عبدالوہاب صاحب آروی ہی کو حاصل رہا۔ انہوں نے جماعت میں جان ڈالی اور پھر سے تار و پود کو یکجا کر کے جماعتی تنظیم کو مستحکم کرنے میں اہم رول ادا کیا۔ یہ دوسری بات ہے کہ اتحاد و تنظیم کا جو منصوبہ ان کے دل میں تھا۔ وہ اپنی مکمل صورت میں منصۂ شہود پر نہ آ سکا۔

مولانا مرحوم صرف جماعت اہل حدیث ہی کے ایک مضبوط ستون نہ تھے بلکہ ملک کے علماء میں ان کا ایک اہم مقام تھا۔ مدت تک جمعیۃ علماء ہند کے نائب صدارت کے عہدہ پر متمکن رہے اور پھر عہدہ صدارت پر فائز ہوئے اور اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کا مظاہرہ کر کے ہر حلقے سے خراج تحسین وصول کیا۔

الغرض حضرت مولانا مرحوم کی ایک قد آور شخصیت تھی اور بچے کھچے پرانے علماء میں ان کا دم غنیمت تھا۔ ان کی رحلت سے علماء کی جماعت میں بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اور جماعت اہل حدیث تو یوں کہئے ایک طرح سے یتیم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم پر اپنے انوار کی بارش کرے اور ہمیں ان کا نعم البدل عطا کرے۔

ہماری طرف سے مرحوم کو سب سے بڑا خراج عقیدت یہ ہوگا۔ کہ اتحاد و تنظیم کی جو راہ مرحوم نے دکھائی تھی۔ ہم اس پر عمل پیرا ہوں اور اسی طرح اس بزرگ عالم کی یاد کو تازہ رکھیں جسے جماعت میں ایک اہم مقام حاصل تھا۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

(مدیر)

آسام میں قتل عام

آسام میں تحریک پسندوں کی سرگرمیاں ایک عرصہ سے اس امر کی غمازی کر رہی تھیں کہ وہاں کسی وقت بھی فسادات پھوٹ پڑ سکتے ہیں۔ عام انتخابات ان فسادات کے لئے بہانہ بن گئے۔ اور ریاست میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک قتل و غارتگری کا وہ بازار گرم ہوا کہ الامان والحفیظ۔ بیروت کے قریب صبرہ اور شاتیلا کے کیمپوں میں فلسطینیوں کا قتل عام بھی اس قتل و غارتگری کے سامنے ماند پڑ گیا۔

حکومت دعویٰ کرتی ہے کہ یہ فسادات کسی خاص فرقہ یا مسلمانوں کے خلاف نہیں لیکن ریاست کا دورہ کرنے والے وفود کی رپورٹ کے مطابق فساد سے متاثر ہونے والوں میں زیادہ تعداد مسلمانوں کی ہے۔

برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

جو تفصیلات اب تک سامنے آئی ہیں ان سے بھی صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ فساد میں متاثر ہونے والوں کی زبردست اکثریت مسلم فرقہ سے تعلق رکھتی ہے یہی وجہ ہے کہ مختلف مسلم ممالک ملیشیا، سعودی عرب اور کویت وغیرہ میں اس قتل عام پر گہری تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ اور احتجاج کیا گیا ہے۔ جس فساد سے ہزاروں کی تعداد میں مرنے والوں کے علاوہ تقریباً ۲۰ لاکھ اشخاص متاثر ہوئے ہوں۔ ہزاروں مجروحین ہسپتالوں میں تڑپ رہے ہوں۔ اور ہزاروں افراد ریلوے اسٹیشنوں اور سڑکوں پر بھوکے مر رہے ہوں۔ اس کے بارے میں اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں ہے کہ وہ کتنا بھیانک فساد ہوگا۔

ابھی پریس میں تشدد اور ہنگامہ آرائی بدستور جاری ہے۔ روزانہ قتل و غارتگری اور دیہات کے دیہات اجاڑ دینے کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کہ انتخابات کے نتیجہ میں قائم ہونے والی حکومت محض ایک ڈھونگ ہے۔ اور اصل حکومت ان لوگوں کے ہاتھوں میں ہے جو انسانیت کے دشمن ہیں اور جو بے دریغ انسانی خون بہا رہے ہیں۔

بڑے سے بڑے بیرونی خطرہ کا مقابلہ کرنے کی ڈینگ مارنے والی حکومت اگر ایک چھوٹی سی ریاست کے خرمن امن کو تباہ ہونے سے نہیں بچا سکتی۔ اور مذہبی اور لسانی اقلیتوں کو مناسب تحفظ نہیں دے سکتی۔ تو اس کے بارے میں ہر شخص یہی کہے گا۔ کہ وہ ایک نااہل اور ناکارہ حکومت ہے۔

اس نااہلیت کو اگر حکومت اپنی اہلیت میں بدلنا چاہتی ہے تو اسے آسام میں امن قائم کرنے کے لئے فوری طور پر سخت اقدامات کرنا ہوں گے۔ تحریک پسندوں اور شرپسندوں کی چاپلوسی کرنے سے امن قائم نہیں ہوگا۔ بلکہ ان لوگوں کو عبرتناک سزائیں دینے سے ہوگا۔ جنہوں نے آسام ریاست کو ایک طرح سے قتل گاہ میں تبدیل کر دیا ہے۔

..... کہ زخمی ہیں انگلیاں میری

سنا رہا ہے وہ مجھکو کہانیاں تیری
میں کیسے لکھوں کہ زخمی ہیں انگلیاں میری
بتا کہ تجھے وقت ہے مجھ تک آنے میں
قدم قدم پہ ملیں گی نشانیاں تیری
میں کیسے کھولوں مضامین کے بند دروازے
تو کیا سبب ہے کہ سوکھی ہیں کھیتیاں میری
برستے تیروں کی زد پر گھرا ہوا ہوں میں
پہنچی ہوئی ہیں فضاؤں میں سسکیاں میری

راقم تحریر: عبدالحلیم رحمانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قائد جماعت، محافظ مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند، بانی "ترجمان"
استاذ الاساتذہ علامہ عبدالوہاب آروی کا

سانحۂ ارتحال!

کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ؛ ہر ذی روح کے لئے فنا ہے، انس و جن ملائکہ و رسل ؑ ہر ایک کو موت کا مزہ چکھنا ہے ——

قائد جماعت، سابق صدر مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند علامہ آروی نور اللہ مرقدہٗ سو سال کی عمر پا کر اپنے رب سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہم اغفرلہ

علامہ کا انتقال اپنے دولت کدہ واقع محلہ دودھ کٹرہ، آرہ (بہار) پر ہوا ہے۔ ایک سو سال عمر پانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا سن پیدائش تقریباً ۱۸۸۲ء ہے۔ مرکزی آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی تشکیل و تاسیس ۱۹۰۶ء میں اکابر علماء اہل حدیث ہند کے دست مبارک سے عمل میں آئی ہے۔

علامہ مرحوم کی عمر کانفرنس کی تاسیس و تشکیل کے وقت ۲۳-۲۴ سال کی رہی ہوگی۔ آپ شباب کی منزل میں پہونچ گئے تھے۔ یہ وہ وقت تھا کہ سالار قافلہ (۱) علامہ عبدالعزیز رحیم آبادی صاحب "حسن البیان" (۲) علامہ شمس الحق ڈیانوی (۳) علامہ عبداللہ غازی پوری (۴) علامہ شاہ عین الحق پھلواروی (۵) علامہ محمد ابراہیم آروی (۶) شیخ الاسلام علامہ ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری (۷) محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (۸) سیف سنت علامہ ابوالقاسم سیف بنارسی محدث (۹) علامہ محمد اسمٰعیل گوجرانوالہ (۱۰) علامہ محمد داؤد غزنوی (۱۱) علامہ حافظ عبداللہ غزنوی (دہلی) رحمہم اللہ وغیرہم جیسے حامیان دین و علمبرداران کتاب و سنت کا دور دورہ تھا۔ علامہ آروی علیہ الرحمۃ نے اپنے عہد شباب میں اپنے بڑوں سے بھرپور فیض حاصل کیا اور اپنے ہم عصر ان غازیوں اور مجاہدوں کی صف میں شامل ہو کر دین کے ہر محاذ پر سینہ سپر رہے

غفر اللہ

——

مذکورۃ الصدر جن حضرات اولی الذکر علماء ہیں، جن کو میری بدنصیب آنکھیں نہیں دیکھ سکی ہیں۔ ان کے سوا نمبر ۷، آخر الذکر بلکہ متحدہ ہندوستان کے سیکڑوں علماء مرحومین اور جو ہند و پاک میں باحیات ہیں، ان میں سے اکثر کو دیکھا، ان کے ساتھ رہا اور ان سے فیض حاصل کر چکا ہوں۔

کتاب و سنت کے علمبردار ہند و پاک میں جو افاضل علماء موجود ہیں اور تقریباً ۵۰ سال کی طویل مدت میں جو یگانہ روزگار علماء گذرے ہیں، جن کو میری آنکھوں نے دیکھا، جن کے خطابات سنے اور تحریریں دیکھیں۔ اجتماعات اور بڑی بڑی نشستوں اور کانفرنسوں میں جن کے ساتھ بیٹھنے کے مواقع ملے ہیں، بلاخوف تردید کہہ سکتا ہوں، اللہ کے فضل و خصوصی ہی ہوں گے علامہ آروی مرحوم کو جس طرح کی جودت طبع، معاملہ فہمی، وسعت نظری، بحث و تنقید کی مجالس میں شرکت، مجلس اصحاب فہم و فراست پر چھا جانے کی صلاحیت مرحوم کو عطا کی گئی تھی، وہ بہت کم لوگوں میں نظر آئی اگرچہ ان میں سے کتنے ایسے ہیں جو بذات خود ایک انجمن تھے، ایک تحریک تھے، ایک پیغام تھے، رشد و ہدایت کا مینار تھے، کتاب و سنت کی تفسیر و تشریح تھے۔

علامہ آروی مرحوم میں قیادت کی ایسی صلاحیت تھی جس پر متحدہ ہندوستان کے وہ علماء جن کے ہاتھ میں کانفرنس کی باگ ڈور تھی، ان سب کا اتفاق تھا۔ اجلاس عام دہلی ۱۹۴۴ء کے موقعہ پر علامہ آروی مرحوم کو مجلس عمل کا صدر مقرر کیا گیا تاکہ کانفرنس کو سرگرم عمل بنانے کے لئے اپنی خداداد صلاحیت سے کام لیں۔

۱۹۳۶ء سے قبل ہی بہت سی نشستوں میں دہلی تشریف لاتے رہتے تھے۔ فرود گاہ، صدر بازار

جبکہ جبکہ کی نشستوں میں مجھے شریک ہونے کا موقعہ ملتا تھا، علامہ مرحوم کے جن عالمانہ امتیازات اور قائدانہ خصائص کا ذکر کیا ہے، راقم سطور نے تقریباً ۴۰ برس تک ساتھ رہ کر ان امتیازات و خصائص کا مشاہدہ کیا ہے۔

اجلاس عام دہلی ۱۹۴۴ء کو دو سال گذر رہے تھے۔ علامہ مرحوم کو اس مدت میں دلجمعی کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ نہیں ملا، بلکہ جماعت کے اندر اختلافات پیدا ہو گئے تھے سب سے بڑھ کر یہ کہ پورے ملک میں آزادی کا طوفان برپا تھا۔ مولینا کی زندگی خانقاہی زندگی نہ تھی کہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز رہیں۔

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس اور جماعت اہل حدیث ہند کو من حیث جماعت اگر ایک طرف الشمشی سیاست کی گندگیوں سے آپ نے بچایا تو دوسری طرف ملکی سیاست میں اعتدال کی راہ پر جس طرح چلایا ....

.... وہ آپ کی سیاسی بصیرت کی دلیل ہے۔ ؎

در کفے جام شریعت در کفے سندان عشق
ہر ہوسنا کے ندانہ جام و سندان باختن

برطانوی سامراج کے خلاف ملک میں جو طوفان برپا تھا، وہ رنگ لایا، ۱۹۴۷ء میں ملک آزاد ہو گیا۔ ساتھ ہی ملک کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ تقسیم ملک کی ضرب کم و بیش سب پر پڑی۔ تقسیم ملک سے دینی جماعتوں میں سب سے زیادہ نقصان جماعت اہل حدیث ہند کو پہونچا، دہلی اور مشرقی پنجاب جماعت کا گڑھ تھا، جو برباد ہو گیا۔ کانفرنس کا صدر دفتر اول یوم ہی سے دہلی تھا، اعیان و رؤسا جماعت اور علماء دہلی سے دہلی خالی ہو گئی ؎

نالہ کش شیراز کا بلبل ہوا بغداد پر
داغ رویا خون کے آنسو جہان آباد پر

کانفرنس اور اس کے مرکزی مقام دہلی کے لٹ جانے پر داغ دہلوی کی جگہ پورے ملک اور پوری جماعت اہلحدیث ہند میں صرف علامہ آروی علیہ الرحمۃ تھے، جو مرثیہ خواں تھے۔ علامہ مرحوم کے سوز دروں کو مقبولیت حاصل ہو گئی یعنی آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کا جھنڈا جو زمین بوس ہو چکا تھا، جس کا ایک ایک تار بکھر گیا تھا، دہلی کے ایک دینی علمی جیالوں ہی کا اپنا رہا، ایک غیر مسلکی صاحب قلم عالم نے ایسے ہی موقعہ پر کہا تھا، یہ اہلحدیث کا آخری مرکز ٹوٹ گیا ہے: کسی کے وہم و گمان میں یہ بات نہ تھی کہ اہلحدیث کانفرنس و مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند، ۱۳ پرس اسٹریٹ دہلی کا دینی جھنڈا پھر ہندوستان کی فضا میں لہرائے گا۔ راکھ کے ڈھیر میں دبی ہوئی چنگاریوں کو جمع کرنا اجڑے ہوئے گلستاں کے ایک ایک تنکے کو اکٹھا کر کے نشیمن بنانا آروی علیہ الرحمۃ کا کمال تھا ایک معتبر دستور جناب حافظ حمید اللہ صاحب مرحوم تھے، جو چند سالوں بعد اللہ کو پیارے ہو گئے، لے دے کے صرف خاندان حاجی علی جان کے دینی نمائندہ حاجی محمد صالح مرحوم رہ گئے تھے۔

نہ دفتر، نہ دفتر کے نگراں، نہ مرکزی عاملہ، نہ اس کے ارکان۔ تقریباً ۳۰-۳۲ سال کی بات ہے، دہلی میں کانفرنس کی میٹنگ ہوئی۔ استاذنا شیخ الحدیث مولینا عبیداللہ رحمانی شیخنا علامہ نذیر احمد املوی مرحوم اور ہم تینوں کو مرکزی عاملہ کی رکنیت قبول کرنے کیلئے کہا، ہم سب نے اپنی اپنی تعلیمی مشغولیت کی وجہ سے ممبر بننے سے انکار کیا، آپ نے ہمارے کاغذات پھٹ دیئے، اور حضرت کا روحانی جلال میں دیکھا، کھڑے ہو گئے۔ اور پرجلال انداز میں فرمایا۔ مجلس برخاست کی جا رہی ہے۔ ابھی سے اعلان کر دیا جائے گا کہ فلاں فلاں حضرات اتنا بھی ذکر کرنے کے ممبر بن کر تعاون دیں۔ اس لئے آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس توڑ دی گئی یہ اعلان سنتے ہی ہم سے رہا نہ گیا کھڑے ہو گئے، یہ فکر دامنگیر ہو گئی کہ ساری بدنامی ہمارے سر ہوگی۔ آخر ممبر بننا پڑا۔ خدا کا شکر ہے۔ علامہ املوی مرحوم شیخنا شیخ الحدیث مبارکپوری —— اور راقم سطور ہمیشہ مرحوم کیساتھ رہے۔

مسلک اہلحدیث اور جماعت اہلحدیث ہند پر بہت سے علماء اہلحدیث کے احسانات ہیں مگر جو احسان علامہ آروی مرحوم کا ہے وہ اپنی امتیازی شان رکھتا ہے۔

مرحوم کی بخشش کے لئے اکیلی یہی خدمت کافی ہے کہ وہ دینی تحریک و تنظیم اہلحدیث کانفرنس جس کا سہرا شاہ ولی اللہ شاہ اسمٰعیل شہید سید احمد شہید مجاہدین صادقپور عظیم آباد علامہ عبدالعزیز رحیم آبادی وغیرہم کی تحریک سے ملتا ہے اسے آپ نے زندہ رکھا۔ —— اللہم اغفرلہ

آپ کے دینی کارناموں پر مفصل طور پر لکھنے کے لئے وقت کا انتظار کیجئے۔

عالم اسلام

ایران کا تیل خلیج فارس میں

ایران عراق کی جنگ بدستور جاری ہے۔ کوئی بھی دلیل ایران کو جنگ بند کرنے اور متنازعہ امور کو بات چیت کے ذریعہ حل کرنے کے لئے رضامند نہ کر سکی۔ جنگ جاری رہنے کی صورت میں ظاہر ہے، دونوں لڑنے والے ملکوں کا زبردست نقصان ہو رہا ہے۔ ایران کا تازہ نقصان یہ ہوا ہے کہ نوروز آئیل فیلڈ کے تباہ ہو جانے سے اس کا دس ہزار ٹن تیل خلیج فارس میں بہہ رہا ہے۔ عراق کے دعوے کے مطابق نوروز آئیل فیلڈ میں تیل کی تنصیبات کو تباہ کرنے کے علاوہ ایران کے پانچ بحری اڈے بھی تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ دوسری طرف ایران بھی عراق کو زبردست نقصانات پہنچانے کا دعویٰ کر رہا ہے۔ مختصر یہ کہ دونوں ملک لڑائی میں اپنا سب کچھ تباہ کر رہے ہیں۔ وہ اس وقت اپنے جوش میں اس نقصان کو محسوس نہ کریں۔ لیکن جب جنگ بند ہوگی، تو ان کی آنکھیں کھلیں گی۔ — تو وہ دونوں اپنی مکمل تباہی کو دیکھ کر سر پکڑ کر رو دیں گے۔

ایران کے مجاہدین خلق اور عراق کے درمیان معاہدہ کو ایرانی قائدین کے لیڈر مسعود رجاوی نے جنگ اور ایرانی تاریخ میں ایک نیا موڑ قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ معاہدہ اپوزیشن کی طاقتوں اور ایرانی عوام کے مفاد میں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایران کے آیت اللہ خمینی جنگ کو اس لئے طول دے رہے ہیں تاکہ ایرانی عوام پر اپنا کنٹرول رکھ سکیں۔

بدقسمتی سے متعدد مسلم ممالک فوجی انقلاب کا شکار ہوتے رہے ہیں۔ اور یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ جب ایک مرتبہ فوج برسر اقتدار آجاتی ہے تو وہ جانے کا نام نہیں لیتی۔ برسر اقتدار آنے والا جنرل یا کرنل اپنے ملک کو اپنی جاگیر سمجھنے لگتا ہے۔ اور تاوقتیکہ کوئی دوسرا فوجی انقلاب نہ آئے، وہ اپنی کرسی سے ہٹنے کا نام نہیں لیتا۔ لیکن بنگلہ دیش کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر لیفٹننٹ جنرل ایچ ایم ارشاد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپنے ملک میں جمہوریت کو بحال کرنے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔ اسے ان کا ایک نیک ارادہ کہا جا سکتا ہے جس کا اظہار اس بات سے ہوتا ہے کہ انہوں نے یکم اپریل سے اپنے عوام کو ایک محدود پیمانہ پر سیاسی سرگرمیوں کی اجازت دے دی ہے۔ اب وہ بند کمروں یا ہالوں میں جلسے کر سکیں گے۔ اور اپنی سیاسی سرگرمیاں جاری رکھ سکیں گے۔

مگر پبلک کی اس سیاست سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے۔

جنرل ارشاد جلد ہی جمہوریت کی بحالی کے سلسلہ میں مخلص ہیں، اقدامات کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ مرحلہ وار انتخابات کرانے کے خواہاں ہیں۔ لیکن ساتھ ہی شرط لگائی ہے کہ عوام پرامن فضا قائم کر رکھیں کہ جمہوریت کی بحالی کے لئے یہ بہت ضروری ہے۔

دوبئی میں ایک ہندوستانی جوڑے کو ناجائز تعلقات رکھنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا تھا لیکن اب خبر آئی ہے کہ چونکہ دونوں نے شادی کر لی ہے، اور انہوں نے عدالت میں شادی سے متعلق اپنے کاغذات پیش کر دیئے ہیں، اس لئے انہیں رہا کر دیا گیا۔

یوں کہئے کہ یہ جوڑا بہت ہی خوش قسمت تھا۔ ورنہ مسلم ممالک اور خاص طور سے عرب ممالک میں ناجائز جنسی تعلقات پر سخت سزائیں دی جاتی ہیں اور ثابت ہو جانے پر سنگسار تک کر دیا جاتا ہے۔ زیادہ عرصہ نہیں گزرا سعودی عرب کے شاہی خاندان کی ایک خاتون اور اس کے آشنا کو ناجائز تعلقات کے الزام میں شوٹ کر دیا گیا تھا — یہ جرم اسلامی ممالک میں کسی طرح بھی قابل معافی نہیں۔

لبنان میں فلسطینیوں کا جو وحشیانہ قتل اسرائیلیوں کے ہاتھوں ہوا اس کا شدید ردعمل خود اسرائیل میں دیکھنے میں آیا ہے۔ پہلا ردعمل تو وہی تھا کہ وزیر دفاع شیرون کو اس عہدہ سے ہٹا دیا گیا — اور دوسرے ردعمل کا اظہار اس وقت ہوا جب بیگن کا نامزد امیدوار عہدہ صدارت کے لئے منتخب نہ ہو سکا — رفتہ رفتہ بستیوں میں حالات خراب ہو رہے ہیں۔ فلسطینی مسلمانوں کا خون ناحق کبھی رائیگاں نہیں جائے گا۔ ورنہ آج نہیں تو کل اسرائیل کو اس کا خمیازہ بھگتنا ہوگا۔

"جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا"

نبض عالم

امریکہ اور روس کے درمیان اعصابی جنگ جاری ہے۔ دونوں ایک دوسرے سے خائف نظر آتے ہیں۔ اور اسی لئے دونوں کے درمیان ہتھیاروں کی دوڑ جاری ہے۔ میزائل اور راکٹ ایک دوسرے کو مرعوب کرنے کے لئے نصب کئے جا رہے ہیں۔ امریکہ نے پیشکش کی ہے کہ دونوں یورپ میں درمیانہ مار کے میزائلوں کی تعداد کم کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ روس ان راکٹوں کی تعداد گھٹائے جو اس نے ناٹو تنظیم میں شامل ملکوں کو نشانہ بنانے کے لئے نصب کرائے ہیں۔ — دیکھنا ہے روس کیا رویہ اختیار کرتا ہے۔

پاکستان کے صدر جنرل ضیاء الحق نے کہا ہے کہ شملہ معاہدہ کے تحت ہندوستان کو پاکستانی مقبوضہ کشمیر کو واپس لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان اس معاملہ کو بات چیت سے حل کرنے کی کوشش کرے، دھمکیوں سے یہ حل نہیں کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ صدر ضیاء الحق نے یہ بھی کہا کہ کشمیر کا معاملہ جب تک حل نہ ہوگا، پاکستان اسے کسی بھی وقت اور کسی بھی بین الاقوامی ادارہ میں اٹھانے کا حق رکھتا ہے۔

اس کے برعکس ہندوستان کا کہنا ہے کہ اس کے نزدیک کشمیر کا کوئی مسئلہ باقی نہیں ہے۔ اور اگر ہے تو صرف یہ کہ پاکستان نے جموں کشمیر کی ریاست کے جس حصہ پر قبضہ کر رکھا ہے، وہ کیسے واپس لیا جائے۔

دمشق کے سرکاری حلقوں کے مطابق اگر اسرائیل نے لبنان میں موجود شامی فوجوں پر حملہ کیا تو روس اس جنگ میں براہ راست حصہ لینے کے لئے مجبور ہوگا۔

اسرائیل نے ایسا معلوم ہوتا ہے کیمیاوی جنگ بھی شروع کر دی ہے۔ دمشق کی ایک اطلاع کے مطابق اس نے [illegible] کے علاقہ میں ... فلسطینی طالبات کو زہریلی گیس سے مار ڈالنے کی کوشش کی۔

عربوں نے اسرائیل کی اس درندگی کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا جس پر مغربی کنارے کے شہر نابلس میں کرفیو نافذ کر دیا گیا۔

یہ اللہ کی قدرت ہے کہ ملک کے کسی حصہ میں ضرورت سے زیادہ بارشیں ہوئیں اور کسی حصہ کو خشک سالی کا سامنا کرنا پڑا۔ کیرالا، تامل ناڈو، بہار اور اڑیسہ میں خشک سالی سے بہت سے علاقے متاثر ہوئے، جہاں اناج کی زبردست قلت ہو گئی ہے۔ مرکزی حکومت نے ان علاقوں کو زیادہ مقدار میں غلہ الاٹ کیا ہے۔

آسام میں جو زبردست تباہی آئی ہے اس کا اندازہ کرنے اور مظلومین کی امداد کرنے کی ہدایت وزیر اعظم ہند کی طرف سے کی گئی ہے۔ انہوں نے حال ہی میں آسام کا دورہ کیا تھا۔ یہ بات انہوں نے آسام کے اپنے دورہ کے دوران دہلی بتایا کہ ریاستی حکومت نے امن و امان کی بحالی کے سلسلہ میں جو اقدامات کئے ہیں ان سے وزیر اعظم پوری طرح مطمئن ہیں۔

اسکاٹ لینڈ یارڈ کی رپورٹ کے مطابق اگرچہ لندن کی آبادی میں کالوں اور رنگین نسل کے لوگوں کی آبادی صرف ۵ فیصدی کے قریب ہے، ان کی طرف سے ہونے والے جرائم کی شرح گذشتہ سال ۵۰ فیصدی رہی۔ ایک ٹوری ممبر پارلیمنٹ نے اشارہ کیا ہے کہ اگر جرائم کی اس رفتار پر قابو نہ پایا گیا تو انگلینڈ میں نسلی جنگ شروع ہو جائے گی۔

برطانیہ کی عدالت اپیل نے ایک ۱۰ سالہ طالب علم [illegible] سنگھ کی اپیل منظور کر کے اس ہیڈ ماسٹر کو امتیازی سلوک کرنے کا مجرم قرار دیا ہے جس نے کہ اس سکھ نوجوان کو اس وقت تک اپنے اسکول میں داخل کرنے سے انکار کر دیا ہے جب تک کہ وہ پگڑی نہ اتار دے۔ ایک عدالت نے ہیڈ ماسٹر کو بری کر دیا تھا لیکن اس فیصلہ کے خلاف اپیل

گناہوں کے انجام سے ڈرو

فضیلۃ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل حفظہ اللہ خطیب حرم مکی

اما بعد! اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو۔ وہ تمہارا پروردگار ہے۔ ہر کام میں اسے یاد رکھو۔ جن باتوں کا اس نے حکم دیا ہے، ان میں اس کی اطاعت کرو۔ اور جن امور سے منع کیا ہے ان میں اس کی نافرمانی سے بچو۔ اس کے قہر اور عذاب سے ڈرو۔ توبہ استغفار کا وظیفہ بھی ترک نہ کرو۔ اللہ عزوجل نے اپنی محکم کتاب میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کو اس کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واستغفروا اللہ ان اللہ کان غفوراً رحیماً۔

اللہ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں سے بخشش طلب کرو، وہ نہایت بخشنے والا اور مہربان ہے۔

نیز ارشاد ہے۔

یاایھا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحاً

اے مومنو! اللہ کی بارگاہ میں سچی اور پکی توبہ کرو۔

نیز ارشاد فرمایا:

وتوبوا الی اللہ جمیعاً ایہ المومنون لعلکم تفلحون۔

اے مومنو! اللہ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں سے توبہ کرو۔ اسی میں تمہاری کامیابی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو توبہ اور استغفار کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے: ایھا الناس توبوا الی اللہ فانی اتوب الیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ۔ لوگو! اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ میں اللہ کی بارگاہ میں ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ کرتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش کی اقتدا اور آپ کے حکم کی پیروی کرنی چاہیئے۔ آپ نے یہ حکم اس لئے فرمایا کہ آپ گناہوں کے انجام سے آگاہ تھے اور اس پر اصرار کی نحوست سے واقف تھے۔ نیز فسق و فجور میں مبتلا رہنے اور اس کی پرواہ نہ کرنے اور توبہ کے معاملہ میں تساہل اور تغافل کے خطرات سے آگاہ تھے۔ جیسا کہ آپ نے آگاہ فرمایا کہ یہ انسان کی ہلاکت اور تباہی کا موجب ہوتے ہیں۔ جب انسان حیوانی شہوات کے نرغہ میں پھنس جاتا ہے اور حرام اشیاء سے اس کے کام و دہن محظوظ ہوتے ہیں تو یہ اس کی ہلاکت کا باعث بنتی ہیں اور اس کی حقیقی زندگی کو ختم کر دیتی ہیں۔ حقیقی زندگی کیا ہے؟ حقیقی زندگی قلب کی زندگی ہے۔ حقیقی زندگی روح کی زندگی اور اس کی نعمتوں کی زندگی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خطرناک مرض سے اپنی امت کو متنبہ فرمایا اور اس کا علاج تجویز فرمایا اور بتایا کہ اس بیماری پر کیسے قابو پا سکتے ہیں چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے وہ نبی کریم سے بیان کرتے ہیں۔

ترجمہ: جس وقت انسان کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے قلب پر ایک سیاہ داغ پڑ جاتا ہے اس کے بعد اگر اس گناہ سے توبہ کرے اور باز آجائے اور اللہ سے معافی مانگے تو داغ دور ہو جاتا ہے اور دل پہلے کی طرح صاف و شفاف ہو جاتا ہے۔ اگر دوبارہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو دل کا یہ داغ بڑھ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کے تمام دل پر چھا جاتا ہے۔ یہی وہ زنگ ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے ان کے دل زنگ آلود ہو چکے ہیں۔

اللہ کے بندو! گناہوں کے کئی درجے ہیں۔ کچھ گناہ صغیرہ ہوتے ہیں اور کچھ کبیرہ ہوتے ہیں۔ بعض گناہ دیگر گناہوں کی نسبت زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔ سب گناہوں سے بڑا گناہ اللہ کا شریک بنانا ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آگاہ کیا کہ میں اس کو کبھی نہیں بخشوں گا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء۔ (سورہ نساء)

سورہ نساء ع ۱۸

جو اللہ کا شریک بناتا ہے اللہ اسے کبھی معاف نہیں کرے گا۔ باقی گناہوں کے متعلق اس کی مرضی پر منحصر ہے جسے بخشنا چاہے گا بخش دے گا۔ سب سے زیادہ خطرناک گناہوں میں سے ایک یہ بھی ہے۔ اللہ کے متعلق اپنی طرف سے بغیر کسی علم کے کوئی بات کہنا ہے اللہ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال تصور کرنا اور حلال اشیاء پر حرمت کے فتوے صادر کرنا۔ جیسے اللہ نے ارشاد فرمایا:

ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب۔ ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون۔ (النحل: ۱۱۶)

تم ایسی باتیں مت کہو جو تمہاری زبانوں نے جھوٹ بنایا ہوا ہے کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے تاکہ تم اللہ پر جھوٹ باندھو۔ جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوں گے۔

بڑے گناہوں میں سے جو نہایت خطرناک ہیں، موجب فساد ہیں اور جن کا انجام سوسائٹی کے حق میں اچھا نہیں، اللہ اور اس کے حکم کی خلاف ورزی کرنا ہے اور لوگوں کی رائے اور ان کے وضع کردہ قوانین کے مطابق فیصلہ کرنا ہے اور علمی وحی کے احکام میں تبدیلی پیدا کرنا ہے۔ یہ علمی وحی اللہ نے اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نازل فرمائی۔ اس کو اس ذات نے اتارا جو فیصلہ کرنے والا ہے اور ہر شے سے خبردار ہے۔ اس سے بڑھ کر کس کا فیصلہ اچھا ہو سکتا ہے اور اس سے زیادہ جاننے والا کون ہو سکتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کے حالات اور مقتضیات سے خوب باخبر ہے۔ جو کچھ ہو چکا ہے اور جو ہوگا وہ سب سے باخبر ہے اور آئندہ اقوام کے حالات اور انقلابات کا بھی علم رکھتا ہے بلکہ وہ جو چاہے کرتا ہے۔

دھر میں تبدیلی پیدا کرنا اسی کا کام ہے۔ اس میں کسی اور کو ہرگز دخل نہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ مجھے آدم کا بیٹا ایذا دیتا ہے وہ زمانے کو سب وشتم کرتا ہے حالانکہ میں خود زمانہ ہوں یعنی رات دن کو پھیرتا ہوں۔"

جس کو معمولی سی عقل دی گئی ہے وہ بھی اس بات سے آگاہ ہے کہ اللہ وہ ذات ہے جو زمانے کو چلا رہا ہے اور اس میں جو حوادث پیدا ہوتے ہیں تو ان سب کا اسے علم ہوتا ہے اور اس کی تقدیر سے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ تو کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسلام کا دعویٰ کرے اور پھر کہے کہ قرآن حکیم کے احکامات اور نبی مسلم کے فرمودات دور حاضر کے مطابق نہیں۔ یہ موجودہ حالات کے لئے غیر موزوں ہیں اور اقوام حاضرہ کے حالات کے لئے غیر مفید ہیں۔ آج تہذیب و تمدن کا دور ہے ثقافت اور کلچر کا زمانہ ہے اور آج سے چودہ سو سال پہلے کے قوانین بے سود ہیں۔ منہ سے ایسی باتیں نکالنے والا ہلاک ہو وہ کیسی بری باتیں کرتا ہے۔ اس نے اللہ عزوجل اور رسول کریم کی پوری مخالفت کی۔ یہ اللہ کے احکام کو ناقص بتلاتا ہے۔ حالانکہ اللہ کے احکام اس کی حکمت اور علم پر مبنی ہیں۔ بنابریں سب سے زیادہ سچی کتاب اللہ کی ہے اور یہ اس کتاب میں اضافہ کرتا ہے۔ کیا کتاب اللہ کی صداقت ایک مخصوص

وقت کے لئے تھی جو گزر چکا ہے اور اب وہ اس کے لئے موزوں نہیں ہے؟ کیا اب انسان کی اصلاح اس سے نہیں ہو سکتی۔ کیا موجودہ حالات میں یہ غیر موزوں ہے؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں! بلکہ یہ تمام احوال اور ادوار کے لئے یکساں مفید ہے۔ اور مناسب ہے سب سے بہترین طریقہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے تو کیا نبی اکرم کے طریقے اچھے ہونے کی مدت ختم ہو گئی ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ کئی صدیاں گزر جانے کے باوجود آپ کا طریقہ کامل ہے۔ تو جو اللہ کی کتاب سے رو گردانی کرتا ہے اور اس کے احکام میں رد و بدل کا خواہاں ہے وہ مومن نہیں ہے اس کتاب پر ایمان جو اصدق الحدیث ہے اور تمام طریقوں سے بہترین طریقہ حضرت محمد صلعم کا ہے تو جو شخص آپ کی سنت سے رو گردانی اور انحراف کرتا ہے اور دیگر مذاہب باطلہ کی طرف لپکتا ہے اور میدان سیاست میں باطل اصولوں اور نظریات کو اپناتا ہے اور تہذیب و تمدن اور معاشرتی میل جول اور اخلاق کے معاملہ میں باطل مذاہب کے نظریات کو ترجیح دیتا ہے تو ایسا آدمی اللہ کی کتاب اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو تسلیم نہیں کرتا بلکہ اس کا قول اس کے فعل کے مخالف ہے۔ اس شخص کا کیا حال ہو گا جو یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ مادی نظریات اور ہندوؤں کے وضع کردہ اصول و ضوابط آج کل کے حالات سے سبب ساز گار ہیں اور انسانی زندگی کے لئے مفید ترین ہیں اور اس کی ترقی تہذیب و تمدن کا راز اسی میں مضمر ہے جیسے اکثر اسلامی ممالک میں اکثر لوگ کہتے ہیں۔ لیکن یہ باتیں کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی روح کے منافی ہیں نیز اللہ کے فرمان کے خلاف ہیں۔

فلا و ربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما ○ (النساء: ۶۵)

آپ کے رب کی قسم جب تک اپنے نزاع کا فیصلہ آپ سے نہیں کرواتے وہ مومن نہیں ہو سکتے۔ بشرطیکہ آپ کے فیصلہ کو بلا چون و چرا بعد خوشی تسلیم کر لیں۔ اور اس فیصلہ سے ان کے دل کو کوئی تکلیف محسوس نہ ہو۔ بلکہ آپ کے فیصلے کے سامنے سر تسلیم خم کر لیں۔

اپنے باہمی اختلافات میں کتاب اللہ اور سنت رسولؐ سے فیصلہ نہ کرنا مزید اختلاف، انتشار اور نزاع کا موجب ہوتا ہے۔ ان دونوں سے رو گردانی ملک کے لئے عدم استقرار اور تباہی و بربادی کا باعث ہوتا ہے۔ یہ عزت و حرمت کی چادر کو پھاڑنے کا موجب ہوتا ہے اور انسان خود کو رائیگاں بنانے کا سبب بنتا ہے۔

چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

وما لم تحکم ائمتھم بکتاب اللہ الا جعل اللہ باسھم بینھم

جب لوگوں کے امام (یعنی حاکم) اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ نہیں کریں گے تو اللہ ان کے درمیان لڑائی جھگڑا پیدا کر دیتا ہے۔ ایک اور حدیث میں یوں ذکر آیا ہے۔

وما حکموا بغیر ما انزل اللہ الا فشا فیھم الفقر۔

جب قاضی اور جج اللہ کی کتاب کو چھوڑ کر اپنی رائے سے فیصلے کرتے ہیں تو یہ ساری قوم کے لئے فقر و فاقہ کا موجب ہوتے ہیں۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

افحکم الجاھلیۃ یبغون ومن احسن من اللہ حکما لقوم یوقنون ○ (المائدہ: ۵۰)

کیا یہ لوگ جاہلیت کے فیصلے کو پسند کرتے ہیں، اللہ پر ایمان رکھنے والی قوم کے لئے اللہ کے فیصلے سے اچھا فیصلہ کس کا ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو قرآن کریم سے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ سنت سے نفع پہنچائے میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں۔ اپنے لئے اور آپ سب مسلمانوں کے لئے آپ بھی اس سے معافی مانگیں وہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے۔

پندرہ روزہ ترجمان دہلی کے آپ مستقل خریدار بن جائیے!

مرکزی دفتر کی طرف سے ضروری ہدایات

(۱) جن سفرائے حضرات کو مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کی طرف سے مرکزی دفتر پر حاضری دینے کے لئے لکھا گیا ہے وہ فوراً مرکزی دفتر ۲۱۳۱ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی میں آکر ناظم اعلیٰ کو اپنی رپورٹ پیش کریں۔

(۲) جن حضرات نے ابھی تک اخبار ترجمان کے بقایا جات دفتر ترجمان کو ارسال نہیں کئے ہیں وہ فوراً اپنے بقایا جات دفتر کو ارسال کریں۔

بصورت دیگر ہم ان کی تفصیل اخبار میں جاری کرنے کے لئے مجبور ہونگے

(۳) جن حضرات نے اخبار کے سالانہ بقایا یا پیشگی ارسال کی ہیں وہ مہربانی فرما کر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں

(۴) مکتبہ ترجمان کے وی پی کو پابندی سے چھڑا لیا کریں کیونکہ وہ واپس آنے کی صورت میں مکتبہ کو نقصان ہوتا ہے جو کہ آپ ہی کا سرمایہ ہے

(۵) کسی بھی قسم کی خط و کتابت کرتے وقت صاف صاف لکھا کریں اور اپنا مکمل ایڈریس ارسال کریں ایک صاحب کو مکتبہ کی طرف سے وی پی واپس کرنے میں الجھن ہے کا مکمل ایڈریس درکار ہے۔

محمد شریف مرتاج بجیلی
آفس سکریٹری مرکزی جمعیت اہلحدیث
ہند ۲۱۳۱ صدر بازار دہلی ۶

مکتبہ ترجمان سے کتابیں منگوانے کا طریقہ

(۱) فرمائش کتب و خط و کتابت کرتے وقت اپنا مکمل پتہ اردو، انگریزی یا ہندی میں صاف صاف تحریر فرمائیے

(۲) اپنے قریبی ریلوے اسٹیشن کا نام لکھنا ہرگز نہ بھولئے

(۳) وی پی کی اطلاع ملتے ہی پوسٹ مین یا ڈاک خانہ سے اسے وصول کر لیجئے

وی پی پانچ دن سے زیادہ نہیں رک سکتی، واپسی کی صورت میں آپ کو افسوس اور ہمیں ڈاک محصول کا نقصان ہو گا۔

(۴) پانچ کلو پیکیٹ تک کے پارسل ڈاک سے اور زیادہ وزن کے ٹرین سے طلب فرمائیں اگر ٹرانسپورٹ سے منگوانا چاہیں تو اس کی وضاحت تحریر فرمائیں

مطبوعہ کتابوں پر ٹریڈ سے نصف کرایہ لگتا ہے ڈاک خرچ و پیکنگ خریدار کے ذمہ ہونگے

(۵) آرڈر کی تکمیل کے وقت کتابوں کی جو قیمت ہوگی وہی لگائی جائے گی اس لئے درج شدہ قیمتوں پر اعتبار کیا جائے

(۶) پارسل یا بل کے متعلق اگر آپ کو شکایت ہو تو بل نمبر کے حوالے سے مطلع کیجئے اطمینان بخش کارروائی کی جائے گی مگر فروخت شدہ کتب واپس نہ ہونگی

(۷) آرڈر موصول ہوتے وقت جو کتابیں موجود ہوں گی ان کے علاوہ دیگر کتب کی روانگی سے معذور ہوں گے

(۸) تاجر حضرات اگر بینک سے بلٹی طلب کریں تو بینک کا پورا پتہ لکھیں۔ ڈرافٹ اور چیک بنام مکتبہ ترجمان، ۲۱۳۱ پریس اسٹریٹ صدر بازار ۔۔۔ دہلی ۶ ۱۱۰۰۰۶

مسلمان ماہرین نجوم و فلکیات

مولانا محمد حسین ...... — ریڈر شعبۂ عربی جامعہ محمدیہ مئو آئمہ الٰہ آباد۔

[illegible]

اگرچہ سے ... علم و ادب کی تاریخ میں ... بغداد ...
... اسکول وغیرہ سے ...

[illegible]

گذشتہ ... میں ... علمی تالیفات کے ... مسلمانوں نے ... علوم و ... البیرونی نے سنسکرت ... عربی میں منتقل کیا ...

[illegible]

علم ہیئت و نجوم

[illegible]

جمعیت اہلحدیث جموں کا انتخاب

جموں ۱۰ فروری ۱۹۸۴ء بعد نماز جمعہ جمعیت اہل حدیث جموں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

عہدہ داران حسب ذیل منتخب ہوئے

(۱) مولانا عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے۔ سابق ایم ... خطیب اہلحدیث جامع مسجد جموں	سرپرست
(۲) محمد نذیر صاحب	صدر
(۳) حاجی غلام مرتضیٰ صاحب	نائب صدر
(۴) عبد المجید صاحب ...	نائب صدر دوم
(۵) محمد یونس افغان	سکریٹری
(۶) ... صاحب	اسسٹنٹ سکریٹری
(۷) محمد مقبول صاحب	نگران مسجد
(۸) مولوی عبد العزیز صاحب	خزانچی
(۹) عبد الرحمٰن صاحب ڈار	معاون خزانچی

ممبران

فضل الرحمٰن صاحب ایم۔ اے۔ بی ایڈ۔ ... صاحب ایڈووکیٹ۔ غلام محمد صاحب ملک۔ محمد ... صاحب ... عبد الرشید صاحب۔ ... صاحب۔ ... صاحب۔

انتخاب کے بعد ... صاحب نے ... مسجد کی ... ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

قرار پایا کہ ... انتخاب کی نقول ... ترجمان ... کو بھی اشاعت کے لئے بھیجی جائے۔

محمد یونس افغان
سکریٹری جمعیت اہلحدیث۔ جموں

اعلان

خدا کا فضل و کرم ہے کہ مدرسہ محمدیہ ... اس سال عربی کی ... تعلیم کا ... آئندہ مزید ترقی ... کا ارادہ ... جو ... کر چکے ... حضرات ... رمضان ... کتابت ... ان شاء اللہ ... قیام ... کے ... مستحق ... طلباء سے درخواست ہے کہ رمضان کے ... ان ... سے زیادہ ... داخلہ ... مستفید ہوں!

تمام خط و کتابت ... پر کریں

... مدرسہ محمدیہ اہلحدیث
... ضلع ...

(اشتہار)

مدرسہ شاہ عبد العزیز میں جلسۂ تعزیت

مدرسہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز ... حاجی ... مرحوم ... حضرت مولانا عبد الوہاب صاحب آروی کے انتقال پر ایک تعزیتی جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا ... صاحب ... البستوی منعقد ہوا جس میں مولانا مرحوم کی خدمات ... پر روشنی ڈالی گئی ... مولانا ... مرحوم کا ... سے تعلق رہا۔

(... ضلع ...)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ألقى هذه الخطبة بالمسجد الحرام حضرة العلام فضيلة الشيخ عبد الله خياط الموقر بتاريخ ٢٠-١-١٤١٣هـ

القلم بين الهداية والهدم

قلم میں تعمیری اور تخریبی قوت

فضیلۃ الشیخ عبداللہ خیاط نے ۲-۱-۱۹۹۳ء کو مسجد حرام میں درج ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

پیش کش: شوکت علی محمدی ٹانڈوی خطیب جامع الشرطی ملتان - دہلی ۶

حمد و صلوٰۃ کے بعد اے بندگان خدا!

اللہ کا اپنے بندوں پر احسانات میں سے ایک احسان یہ ہے کہ اس نے قلم کے ذریعہ انہیں علم سکھایا، اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا جیسا کہ اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ۔ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ۔ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ۔

اے نبی پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ جس نے پیدا کیا انسان کو خون کے لوتھڑے سے۔ پڑھو اور تیرا رب بڑا عزت والا ہے جس نے قلم سے علم سکھایا انسان کو وہ کچھ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا، اس فرمان الٰہی کی تفسیر میں آیا ہے کہ علم کبھی ذہن کی قوت (تذکیر) سے حاصل کیا جاتا ہے کبھی زبان کی قوت (تقریر) سے اور کبھی قلم کی قوت (تحریر) سے حاصل کیا جاتا ہے، اور اس بات میں علم کے حصول اور اس کی اشاعت اور جو کچھ سیکھا جائے اس پر عمل کی طرف اشارہ ہے [illegible] علم [illegible] ایسی تقدیر جس سے [illegible] صاحب علم و قلم کے خلاف حجت ہے۔ قلم جو علم حاصل کرنے کا ذریعہ [illegible] کا وسیلہ ہے اگر صاحب قلم اسے مقصدیت، راست روی، نصیحت و خیر خواہی اور دعوت حق کے لئے استعمال کرے تو ایسا قلم کاروانِ حق اور رہنمائی ہدایت کے اجر و ثواب کی منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ جس کو اللہ رب العزت نے اپنے ذیل کے فرمان میں واضح فرمایا: وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔ اور اس شخص سے بڑھ کر بات کس کی اچھی ہوگی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

اس کے برعکس اگر صاحب قلم اپنے قلم کو حب بغض، بحث و جدال، بندگان خدا کی رسوائی، لوگوں کے تشخص کو برباد کرنے، ان کے کردار کو مسخ کرنے، ان کے عیبوں کو ڈھونڈنے، ان کے ماحول جھوٹے افسانوں کو فروغ دینے اور اس طرح ان کے خیالات کو پراگندہ اور حالات کو دگرگوں بنانے، نفسیاتی ہیجان کو ہوا دینے، معاشرے میں بے راہ روی کو ترقی دینے کے لئے بروئے کار لائے یا قلم کے ہتھیار سے اس لئے لیس ہو کر اسے عقیدہ کی بنیاد ڈھانے کے لئے کلہاڑے کے طور پر، بے دینی و لادینیت کے پرچار کرنے، [illegible] ابھارنے اور معصیت کا پرچار و فروغ دلانے کے لئے تو ایسی صورت میں پانسہ پلٹ دیا جائیگا۔ چنانچہ قلمکار اجر و ثواب کا سزاوار ہونے کے بجائے بار گناہ کا بوجھ ہوگا اور ان لوگوں کے زمرہ میں آجائے گا جنہیں اللہ نے بایں الفاظ وارننگ دی ہے:

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا۔

اور جو لوگ بے قصور مسلمان مردوں یا عورتوں کو ایذا دیتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اس طرح وہ صریح بہتان طرازی اور گناہ کا بوجھ اپنے اوپر لاد رہے ہیں۔

ایذا دہی کسی ایک رنگ روپ پر منحصر نہیں ہے اس کے کئی روپ اور کئی انداز ہیں جنہیں کسی ایسی ہمہ گیر مثال کے ذریعہ بیان نہیں کیا جاسکتا جو اس کے ہر رخ کی ترجمانی کرسکے۔

بہرکردہ ناکردہ گناہ دوسرے کے سر منڈھ دینا دراصل خواہش پرستی کے جذبات کی تسکین ہے اور اس شخص سے بڑھ کر بدراہ کون ہوسکتا ہے جو خدا کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنے من کی مانے جیسا کہ بعض تنخواہ دار رسالوں کا شیوہ ہے جو آج بعض معاشروں میں ان شخصیتوں کی کردار کشی میں معروف ہیں جن کی کل تک وہ تعریف کا باعث بنے ہوئے تھے آج ان کی مذمت میں مشغول ہیں کل تک جن کی تعریف میں رطب اللسان رہتے تھے محض چند سکوں کی خاطر،

یہ شکایت [illegible] بڑی وعید [illegible] باتیں طور رسول ہدایت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص کسی بے گناہ انسان کو محض لوگوں [illegible] کی خاطر اپنی زبان و قلم کے نشتر کا [illegible] بنا کر اس کے [illegible] سے اپنی [illegible] پوشاک کا سامان فراہم کرے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز جہنم سے [illegible] گا اور جہنم کا لباس پہنائیگا،

یہ وعید تنخواہ دار یا قلمکاروں کے لئے انہیں اپنی اس روش سے باز رکھنے کے لئے موثر وعید ہے اور انہیں اپنے قلم لوگوں کی دل آزاری کے لئے [illegible] سے منع کرنے کے لئے [illegible] کافی ہے۔ ایک صاحب قلم مسلمان [illegible] قلم [illegible] کے لئے ایک عطیہ ہے اور [illegible] ایسی امانت ہے جس کی اپنی قیمت ہے اور اس میں وہی شخص خیانت کرسکتا ہے جو بے شعور ہے [illegible] امانت میں خیانت کرتا ہے تو وہ ایک خائن [illegible] حقائق کو مسخ کرنے، جھوٹ کو پھیلانے [illegible] نسل کو بگاڑنے اور [illegible] کے لئے [illegible] حقیقت یہ ہے کہ بعض قلم مسلم سوسائٹی [illegible] کا [illegible] بڑا [illegible] اجتماع [illegible] کے لئے [illegible] کے دشمن [illegible] اور [illegible] اور اس [illegible] اپنا قلم چلا [illegible]

معاملات اس سے بچائے رکھے ہیں۔

مسلم معاشرہ کے لئے [illegible] فتنہ [illegible] ہے کہ اس سے [illegible] نظریات [illegible] اور [illegible] دین کو مشکوک بنا رہے ہیں [illegible] دین کی راہ پر [illegible] رہنے کے سلسلہ میں [illegible] فریب خوردہ بنا رہے ہیں اور [illegible] کے یقین کو متزلزل کر رہے ہیں اور [illegible] اسلام سے برگشتہ کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں [illegible] تنخواہ دار اور اخلاق [illegible] کا [illegible] اضافہ ہو جائے تو مسلم معاشرہ کا دکھ اور [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] ارباب قلم خدا ترسی اختیار کریں کیونکہ قلم کی [illegible] انہیں چاہئے کہ وہ اپنے ہتھیار قلم کو [illegible] ایسے [illegible] ہوگا [illegible] خدا [illegible] مبتلا ہو [illegible] نیکی کی تلقین اور برائی کی مخالفت اور [illegible] فضیلت کی جانب مخلوق خدا کے رخ [illegible] اور [illegible] توجہ مبذول کرانا، دشمن اور نفس [illegible] کے خلاف جہاد کے لئے ان کی [illegible] ترغیب دلانا [illegible] اور [illegible] نظریات کے خلاف جنگ [illegible] اس کے علاوہ [illegible] فضیلت کا کام [illegible] اگر وہ یہ کام کریں تو اللہ ان کے لئے مجاہدین کا [illegible] مقدر کرے گا [illegible] شمشیر زنی کا کام ہے وہی قلم [illegible] ہے

کتنے مواقع پر اللہ نے اس قلم کی قوت کے ذریعہ اسلام کی مدد کی ہے اور قلم کی بندوں اور شہروں کی اصلاح میں کئی ایک [illegible] دی [illegible] ہیں۔ تو اللہ سے ڈرو۔

اور ان [illegible] سے خبردار [illegible] جو اسلام کے [illegible] ہیں اور [illegible] انتشار برپا کرتے ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ناظم اعلیٰ علیہ الرحمۃ کی رحلت کا سانحہ!

اور

اپنی ذمہ داری

عزیزہ عبدالجلیل رحمانی ۸۳-۴-۴

"دارالحدیث رحمانیہ" کی تعمیر کے ناظم و انچارج محمد ہارون کشمیری علیہ الرحمۃ مجھے مرحوم دس پندرہ یوم سے میری ملاقات کے لئے بیقرار تھے ۲۱ر مارچ کو ٹیلیگرام دیا جو مجھے ۲۵ر کو ملا ۲۶ر کو فون کیا جو پہونچ کر فون سے حال معلوم کر لیا۔ ٹیلیگرام ۵ دن بعد ملا تھا۔ اس لئے یہ بے چینی تھی کہ پہلے حال معلوم ہو جائے۔ پوری رات فون ملانے کی کوشش ہوتی رہی مگر فون نہ مل سکا۔ ۲۷ر کو مکان آیا کسی کروٹ چین نہ تھا۔ ۲۸ر کا دن کسی طرح گذرا ۲۹ر کو دارالحدیث رحمانیہ کے مبلغ و سفیر مولوی [illegible] آگئے۔ عمری پہونچے فوراً دہلی کے لئے روانہ ہو گیا یکم اپریل کو دہلی پہونچا۔ نماز جمعہ پڑھ کر مرحوم سے ملنے گیا دیکھا تو تیز بخار چڑھا تھا۔ پورا بدن پسینے میں ڈوبا ہوا تھا۔ گھنٹہ آدھ گھنٹہ بعد بخار اتر گیا، مسکراتے ہوئے فرمایا: آپ سے ملاقات ہوئی کہ [illegible] میرا انتظار جاتا رہا۔ بہتی خوشی کے ساتھ باتیں ہوتی رہیں۔ رات کے ۸ بجے تک دارالحدیث رحمانیہ کے قیام و اجراء اور دوسرے مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ میں حافظ محمد یحییٰ کے ساتھ اپنی قیام گاہ پر آ گیا۔ ۲ر اپریل کو دن کے ۱۰ بجے ملنے گیا۔ دیکھا تو ہشاش بشاش تھے ضعف و نقاہت کا ہلکا سا اثر معلوم ہوتا تھا۔ بہت ہمدردی اور اہم مسائل پر تبادلہ خیال ہوا۔ ایک ساتھ کھانا کھایا۔ فرمانے لگے کئی دنوں سے صرف دو روٹیاں کھاتا تھا۔ آج آپ کے ساتھ کھایا تو تین روٹیاں کھائیں۔ صحت بہت ٹھیک ہے۔ بار بار کہتے تھے کہ [illegible] والدہ کا فون کشمیر سے آتا ہے، مگر اب چار پانچ دن اور ٹھہروں گا۔ ۳ر کو پھر ملنے کا وعدہ کرکے اپنی قیام گاہ پر لوٹ آیا۔

بے ثباتی زندگی

۳ر اپریل کو بیدار دن دہلی سے ۱۰ بجے دن میں فون کیا تو ملازم نے بتایا منہ سے خون آگیا فوراً اسکوٹر سے پہونچ گیا معلوم ہوا اسپتال پہونچا دیئے گئے تھوڑی دیر بعد ۵ بجے گئے اور بتایا کہ اپنے رب سے جا ملے۔

ڈیڑھ ہزار کلومیٹر کی دوری سے قدرت الہیہ نے کھینچ کر ملاقات کرا دی ۳ر اپریل کو دہلی موجود ہوں۔ مگر ملاقات نہ ہو سکی۔ نہ میت کو دیکھ سکا۔ اس لئے کہ انتقال ہوتے ہی کمرہ لاک کر دیا گیا۔ دوسرے دن دہلی خبر کرنے آیا اور لوٹ کر پھر گیا تو معلوم ہوا کہ ۳ر کو نعش کو سری نگر بذریعہ جہاز لے جایا گیا ہے۔ اس لئے کسی طرح پر [illegible] وغیرہ دیکھ کر تابوت میں بند کر دی گئی ہے۔ جو کشمیر ہی میں کھولی جائے گی۔ اس طرح اخوان جماعت اور مرحوم کے بہت سے احباب بھی خود دیکھ نہ سکے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خرید کردہ زمین

دارالحدیث رحمانیہ کا تعمیری کام جس زمین پر شروع ہے بطور وکیل شراء (خریداری) حافظ محمد یحییٰ، حافظ محمد نبی، مرحوم غلام نبی ہارون نے بلا کسی ابہام کے جمعیۃ اہلحدیث ہند کے لئے خریدی ہے۔ کسی کی ذاتی ملکیت نہیں۔ پوری جماعت اہلحدیث ہند کا وہ پیسہ لگا ہے۔ جو عرصہ سے بلا کسی مقصد میں جمع ہوتا رہا۔ اس لئے پوری جماعت کی زمین ہے۔ اور پوری جماعت کا فرض ہے کہ جو تعمیری کام شروع ہے۔ اس کی تکمیل میں بھرپور حصہ لے۔

میری ڈاک

صبح شام میں مکان لوٹ رہا ہوں۔ دہلی آنے جانے کا سلسلہ رہے گا۔ مگر میرے نام کی ساری ڈاک ذیل کے پتہ پر بھیجی جائے۔ اس لئے کہ جن دنوں دہلی قیام نہیں رہتا ہے تو میرے نام کی ڈاک دہلی ہی پڑی رہتی ہے۔ مکان پر نہیں بھیجی جاتی ہے۔ اور جو ڈاک مکان پر جائے گی۔ اگر میں دہلی ہوں تو مکان سے دہلی مجھے فوراً واپس کر دی جائے گی۔

عبدالجلیل رحمانی کیر آف ڈاکٹر جمیل احمد
برڈ پور ضلع بستی ۲۷۲۲۰۳
مرقومہ — ۸۳-۴-۴

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند کے ناظم اعلیٰ دارالحدیث رحمانیہ کی تعمیر کے انچارج غلام نبی ہارون

۳ر اپریل ۸۳ء کو انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ رب العالمین نے بطور عطیہ خاص دارالحدیث رحمانیہ کے احیاء و قیام کے لئے ایک طویل و عریض زمین اوکھلا نئی دہلی میں عطا کی ہے۔ جس کی حفاظت و بقاء کا انتظام اور تعمیری و تعلیمی منصوبہ کی تکمیل پوری جماعت کا فرض ہے ——— یہ زمین کشمیری مرحوم کی عزیمت اور حوصلہ مندی کے نتیجے میں خریدی گئی ہے۔ جس پر تعمیری کام جاری تھا کہ مرحوم بیمار ہو گئے، آخر ۳ر اپریل ۱۹۸۳ء کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

مدت کے بعد اللہ نے کشمیری مرحوم جیسا جی دار حوصلہ مند جری اور مخلص و بے لوث ناظم مرکزی جمعیۃ کو دیا تھا۔ اللہ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے (آمین)

ہفتہ دس دن سے شب و روز میرا انتظار کرتے رہے۔ ٹیلیگرام کیا، اور ٹیلیگرام مجھے ۲۵ر کو ملا۔ میرے وقت پر نہ حاضر ہونے پر آدمی بھیج دیا۔ فوراً دہلی کے لئے روانہ ہوا۔ یکم اپریل کو مرحوم سے ملا دیکھ کر خوش ہو گئے۔ کل ۲ر اپریل کو دوپہر کو کھانا ساتھ کھایا۔ ہشاش بشاش تھے۔ کام کا منصوبہ بنایا گیا۔ رات گذار کر آج ۳ر اپریل کو مرحوم کی رہائش گاہ پہونچا تو معلوم ہوا کہ کھانسی کے ساتھ خون جاری ہوا اور غشی طاری ہو گئی۔ ہسپتال گئے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد انتقال کی خبر آ گئی۔ اللہم اغفر لہ

عزیزہ عبدالجلیل رحمانی ۸۳-۴-۳
مرقومہ ۳ بجے شام

فارم IV

مقام اشاعت	۲۱۷۰ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی
وقفۂ اشاعت	پندرہ روزہ
طابع کا نام	ایس ایم یحییٰ
قومیت	ہندوستانی
پتہ	۲۱۷۰ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی
ناشر کا نام	ایس ایم یحییٰ
قومیت	ہندوستانی
پتہ	۲۱۷۰ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی
ایڈیٹر کا نام	حافظ محمد یوسف
پتہ	۲۱۷۰ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی ۶
ملکیت	مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند

میں ایس ایم یحییٰ بذریعہ ہذا اعلان کرتا ہوں

درج بالا تمام تفصیلات میرے علم و یقین کے مطابق صداقت پر مبنی ہیں

دستخط
ایس ایم یحییٰ

دفتری اعلان: ۱۵ر اپریل ۱۹۸۳ء کا ترجمان وقت پر [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سمی کی تاریخ میں ایک نیا کام

۲۰ مارچ ۱۹۸۳ء کی شب ایک تاریخی رات کہی جائے گی۔ جبکہ جامعہ فاطمۃ الزہرا کے احاطہ میں مردوں اور عورتوں کا ایک انتہائی حسین منظر تھا جس میں [illegible] جم غفیر کیوں تھا لوگوں کی بیداری کی جامعہ فاطمۃ الزہرا کی ذاتی عمارت بنے اور اس کی افتتاح کی وجہ سے تھی آج سے تقریباً چھ سات سال پہلے کی بات ہے جب فاضل نوجوان عالم خوش بیان مولانا امین مدنی صاحب گونڈوی سابق امام جامع مسجد سمی نے وقت کی نبض شناسی کرتے ہوئے مدرسہ نسواں الگ چلانے کی مہم چلائی تھی اور دانشوروں کو اکٹھا کیا تھا ملت کے کچھ سپوتوں کی کچھ میٹنگیں ہوئیں اور انہوں نے ایک مدرسہ نسواں قائم کرنے کی ٹھان لی اور ایک کرایہ کا مکان لیکر مدرسہ چالو کر دیا تھا طالبات کو رکھ کر تعلیم شروع کر دی گئی ماشاء اللہ تقریباً تین دنوں میں مدرسہ بام عروج پر پہنچ گیا۔ البتہ مدرسہ تادم اس تحریر کرایہ کے مکان میں جامعہ سمی [illegible] کے نام سے چلتا رہا کم و بیش پانچ سال لگنے کے بعد اس کی ذاتی بلڈنگ تیار ہو گئی اور تعلیم ہونے پر افتتاحی جلسہ بھی منعقد ہوا جس میں مقامی لوگوں کے علاوہ کچھ بیرونی حضرات بھی شامل تھے حضرت مولانا امین مدنی صاحب کا لکھا ہوا خطبہ استقبالیہ جو پڑھا جا رہا تھا اور تاریخی تھا۔

اور اس موقعہ پر جناب ڈاکٹر ایس اے انصاری محترم سیٹھ محمود صاحب (کچھ) محترم مولانا امیر الحسن ندوی ممبر ضلع پنچایت (کچھ) اور محترم کالے خان ایڈووکیٹ بناسکانٹھا گجرات، شریک تھے۔

لہذا جلسہ حسب سابق سے پہلے جامعہ کی طالبات کی نعتیں و تقریریں ہوئیں۔ پھر ربن کاٹ رسم ادا کیا گیا مجھے گجرات سے باہر ہونے والے طالبات کو اسٹیل کے برتن مہمان خصوصی محترم محمد بھائی کے ہاتھوں سے دیے گئے بعدہ ڈاکٹر انصاری صاحب کی قرات سے باقاعدہ کانفرنس پروگرام شروع ہوا اس کے بعد محترم مولانا امین مدنی کا لکھا ہوا خطبہ استقبالیہ ڈاکٹر انصاری صاحب نے پیش کیا پھر مولانا مدنی صاحب نے سارے مہمانوں کا مختصر تعارف کرایا بعدہ مہمانوں نے باری باری جلسہ کو خطاب کیا

محترم مولانا امیر الحسن ندوی صاحب نے کہا کہ جامعہ فاطمۃ الزہرا نام اپنے اندر نیک فال رکھتا ہے، صوبہ گجرات میں جماعت اہلحدیث کا پہلا اقدام ہے جو قابل مبارکباد ہے میں جامعہ کی طالبات سے کہوں گا کہ محنت سے تعلیم حاصل کرکے دینی تبلیغ انجام دیں اور ماؤں سے کہوں گا وہ صحیح تربیت کریں کیونکہ پہلا مدرسہ ماں کی گود ہے [illegible]۔

محترم محمد بھائی نے کہا میں اسلامی بچیوں سے کہوں گا کہ وہ دینی تعلیم سے آراستہ و پیراستہ ہو کر صحابیات کا عملی نمونہ پیش کریں، اور اپنے آپ کو اس طرح بنائیں کہ دوسرے دنگ رہ جائیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ ہر فن میں ماہر ہوں جیسے سلائی وغیرہ۔

محترم کالے خان وکیل نے کہا کہ سمی کی تاریخ میں یہ ایک نیا کام ہے۔ میں بہت خوش ہوں کہ آج چند کمرے بنے ہیں لیکن اگر یہی دلچسپی رہ گئی تو مستقبل میں ۲۰ کمرے بھی ناکافی ہوں گے، اس کو آگے بڑھانا ہے۔ کیونکہ سمی کے پاس دولت کی کوئی کمی نہیں، اور دولت سے کوئی محبوب نہیں ہوتا۔ خدا دینی کام سے راضی ہوتا ہے اور جب بھی کوئی دینی کام کرتا ہے تو شروع میں کوئی اس کے گلے میں پھولوں کا ہار نہیں ڈالتا بلکہ اس کو تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں۔ سرسید احمد خاں نے جب مسلم یونیورسٹی علی گڑھ قائم کرنے کی تحریک چلائی تو پہلی بار ان کے گلے میں جوتوں کا ہار ڈالا گیا۔ مگر وہ اپنے مشن سے باز نہیں آئے اور نہ ہمت ہاری اسی لئے کامیابی نے استقبال کیا۔ [illegible] نے بھی خراج تحسین پیش کیا۔ اسی طرح آپ ڈٹے رہے تو ضرور بہرہ ور ہوں گے

ہمت کے ساتھ ساتھ ہی سنت کے نیچے!
اور یہ ہے جبر حیات میں ناکامیاں نہیں

وقت کی تنگ دامانی سے مولانا امین مدنی صاحب کی تقریر نہیں ہو سکی جبکہ پورا مجمع مولانا موصوف کی تقریر سننے کے لئے بیقرار تھا۔ بارہ بجے شب یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا، اور دعاؤں پر مجلس برخاست ہوئی۔ خدا اس مدرسہ کو شاہی ادارہ بنائے۔ اور یہاں سے فاطمۃ الزہرا، عائشہ صدیقہ، رفیدہ، زینب، اور حفصہ بن کر نکلیں۔ اور رشد و ہدایت کے چشمے جاری ہوں۔ آمین۔　　فقط والسلام

محمد حنیف جلال بھائی سکریٹری جامعہ فاطمۃ الزہرا سمی ضلع بناسکانٹھا (گجرات)

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند کا بیان

قائد جماعت علامہ عبد الوہاب صاحب آروی سابق صدر مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند و آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے سانحہ ارتحال کی خبر مرکزی دفتر میں آئی کہ مورخہ ۶ مارچ کو علامہ مرحوم انتقال فرما گئے۔

۱۰ مارچ بعد جمعہ محترم غلام نبی ہارون صاحب کشمیری ناظم مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند اپنی شدید علالت و نقاہت کے باوجود اپنی رہائش گاہ جنیت ۲۶ نئی دہلی سے مسجد اہلحدیث [illegible] تشریف لائے۔ اپنی کمزوری کی وجہ سے آپ نے خطبہ نہیں دیا۔ بعد نماز جمعہ نماز جنازہ غائبانہ پڑھانے کے بعد علامہ مرحوم کے دینی و ملی مسلکی و جماعتی خدمات کا عقیدت آمیز لہجہ میں فرمایا — بلکہ مرحوم کی جدائی کو ملک و ملت، مسلک و جماعت اور تحریک اہلحدیث ہند کے لئے ناقابل تلافی نقصان بتایا۔ مرکزی جمعیۃ اہلحدیث و اخوان اہلحدیث کی طرف سے مرحوم کے پسماندگان کو پیغام التعزیت دیا۔ پھر اخوان جماعت سے نماز جنازہ غائبانہ کی اپیل کی۔

دفتر مرکزیہ

مولانا عبد الوہاب آروی کی رحلت پر اظہار تعزیت

گذشتہ ۱۵ مارچ کو مرکزی جمعیۃ اہلحدیث نے اپنی ایک ہنگامی میٹنگ میں حضرت مولانا عبد الوہاب آروی سابق صدر جمعیۃ اہلحدیث کی رحلت پر اظہار تعزیت کیا گیا۔ ان کی وفات کو جماعت کا ایسا نقصان قرار دیا گیا جس کی تلافی مشکل ہوگی۔ میٹنگ میں جو مدرسہ جامعہ اعظم [illegible] میں ہوئی۔ مرحوم کی دینی اور علمی حرکات کو خراج تحسین ادا کیا گیا۔ اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

اس سے قبل غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ دیگر مساجد میں بھی غائبانہ نماز جنازہ ہوئی۔ اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

غلام نبی ہارون ناظم مرکزی اہلحدیث کی رحلت

۱۵ اپریل کو مدرسہ جامعہ اعظم [illegible] میں مرکزی اہلحدیث کی ایک میٹنگ زیر صدارت جناب حافظ محمد یحییٰ صاحب منعقد ہوئی جس میں الحاج غلام نبی ہارون ناظم اعلیٰ و ناظم تعمیر دار الحدیث رحمانیہ (ابو الفضل انکلیو اوکھلا نئی دہلی) کے اچانک انتقال پر رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ مرحوم گذشتہ ایک ماہ سے علیل تھے۔ اچانک خون منہ سے آیا اور دو تین گھنٹے کے اندر داعی اجل کو لبیک کہا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

مرحوم نے اپنے عہد نظامت کی قلیل مدت میں جو کام کیا اور جس لگن اور مستعدی سے مدرسہ رحمانیہ کی تعمیر کے سلسلہ میں قدم اٹھایا اسے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ ایک دن قبل ہی فرمایا تھا کہ کشمیر جاکر کچھ دن رہوں گا اور اتنی رقم لاؤں گا کہ مدرسہ رحمانیہ کے خواب کی تعبیر پوری ہو سکے گی۔ ان شاء اللہ، مرحوم سری نگر [illegible] (کشمیر) کے رہنے والے تھے۔ اور کشمیر کے علاوہ نئی دہلی میں بھی ان کا کاروبار تھا۔ تقریباً ۵۵ سال کی عمر پائی۔ افسوس مرحوم کے تمام منصوبے ادھورے ہی رہ گئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ادھوروں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق بخشے اور مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، عزیزان کے والدین و فرزندان گرامی اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

ابھی لذت نگاہ کرم پا کے رہ گیا
کتنا حسین خواب نظر آ کے رہ گیا

تعزیتی قرارداد میں اخوان اہلحدیث ہند مرحوم کے حق میں نماز جنازہ غائبانہ کی اپیل کی گئی۔ — آفس سکریٹری

D (D) 712

FORTNIGHTLY TARJUMAN

317, PRESS STREET, SADAR BAZAR, DELHI-110006

مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کی مطبوعات

رحمت العالمین مکمل سیٹ [illegible]
ترمذی شریف مکمل
تاریخ اسلام مکمل سیٹ ۱۰۰/۰۰
ترجمان القرآن اول، دوم، سوم، چہارم مکمل سیٹ ۱۲۵/۰۰
قاموس الجدید اردو عربی ۲۶/۰۰
المنجد ۸۰/۰۰
اسلامی وظائف ۱۵/۵۰
تیسیر القرآن سیکڑہ ۹۰/-
پارہ عم " ۲۵/۰۰
قاعدہ بغدادی " ۲۰/۰۰
شہدائے احد ۵/۵۰
سیرت [illegible] ۵/۰۰
[illegible] محمدی نماز ۳/۰۰
کتاب الجنائز ۵/۵۰
فتاویٰ علمائے اہلحدیث اول ۹/۵۰
" " دوم ۱۸/-
قرآنی شمعیں اول ۷/۵۰
" " دوم ۷/۵۰
انسان اپنے آپ کو پہچان ۱/۵۰
اسلامی نظام حکومت کے ضروری اجزا، از علامہ محمد اسماعیل گوجرانوالہ ۲/-
درجات الیقین، شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۱/۵۰
دستور المتقی مجلد ۱۳/-
" غیر " ۱۰/-
[illegible] قاعدہ ۱/۲۰
اصول تفسیر ابن تیمیہ ۵/۰۰
سنت اور بدعت "
اصول ایمان محمد بن عبدالوہاب

چمن اسلام اول ۱/۲۰
" " دوم ۱/۰۰
" " سوم ۲/۰۵
" " چہارم ۳/۰۰
" " پنجم ۵/۰۰
اسلامی کہانیاں اول ۱/۵۰
" " دوم ۲/۰۰
" " سوم ۲/۵۰
آسان نصاب اول ۱/۵۰
" " دوم ۲/۰۰
" " سوم ۲/۵۰
معلومات عامہ اول ۱/۵۰
" " دوم ۲/-
" " سوم ۲/۵۰
[illegible] پرائمری پرنٹنگ ۱/۰۰
حسن بصری ۱/-
فضائل ماہ محرم ویوم عاشورہ ۱/۰۰
ایمان ایمانیات ۳/-
حب رسول کے تقاضے ۶/۵۰
دینی مدرسوں میں بناؤ بگاڑ کا مفہوم ۵/۵۰
ثنائی پاکٹ بک ۱/۵۰
اسلام اور اہلحدیث، حضرت مولانا ثناء اللہ ۵/۵۰
وجہ ایصال ثواب ۳/-
اسلامی فقہ علامہ عبدالرحمن رحمانی
کلمہ طیبہ، [illegible] ۱/-
شرک کیا ہے امام ابن تیمیہ ۲/۵۰
اسلامی عقیدہ " " ۳/-
امامت اور سیاست ابن تیمیہ
احکام نماز محمد بن عبدالوہاب

توحید کیا ہے شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب ۲/۵۰
مسنون دعائیں عاصم نعمانی ۱/۲۵
کردار کا جادو شاہ بلیغ الدین ۱/۵۰
قانون الٰہی یا انسانی عبدالقادر عودہ شہید ۲/۵۰
قرآن اور دعوت انقلاب سید قطب شہید ۲/۵۰
چالیس حدیث امام نووی انگریزی، اردو ۶/-
اقبال اور [illegible]، اے خان ریٹائرڈ [illegible] آف پاکستان ۶/-
مولانا مودودی [illegible]، سبحان خان ۲/۵۰
قرآنی اخلاق پروفیسر [illegible] ۲/۷۵
ربا کتاب حافظ محمد گوندلوی ۵/-
حضرت عائشہ کی شادی اور اسلام، محمد فاروق خان ایم اے ۱/۵۰
انسانیت کی تعلیم اور اسلام، پروفیسر عبدالحمید صدیقی ۱/-
رسول اللہ کی نماز، علامہ محمد اسماعیل گوجرانوالہ ۷/-
مثالی معاشرہ شفیق احمد سعید اقبال وانی ۳/۵۰
مہر نبوت علامہ قاضی سلیمان منصورپوری مولف رحمۃ للعالمین ۲/-
سیرت ابن تیمیہ ابوزہرہ مصری
اجتہاد و تقلید امام ابن تیمیہ
توحید اور کفر محمد بن عبدالوہاب

آزاد کی تصانیف

مضامین الہلال ۶/۰۰
تبرکات آزاد ۲/۵۰
قول فیصل ۶/۵۰
شہید اعظم ۶/۵۰
[illegible] کے دروازے پر ۶/-
[illegible] ۶/۵۰
[illegible] ۱۶/۵۰

مولانا وحید الدین خان کے قلم سے

دین کیا ہے ۲/-
تعمیر ملت ۲/۵۰
ظہور اسلام ۳/۰۰
تاریخ کا سبق ۳/۰۰
مذہب اور سائنس ۴/۵۰
تعارف اسلام ۳/۵۰
تجدید دین ۳/۰۰
الاسلام ۱۵/۵۰
نزول قیامت ۳/۵۰
تعلیمات اسلام ۳/۵۰
فسادات کا مسئلہ ۳/۵۰
مذہب اور جدید چیلنج ۱۵/۵۰
اسلام دین فطرت ۱/۵۰
اسلامی دعوت ۳/-
قرآن کا مطلوب انسان ۵/۵۰

اعلام الموقعین امام ابن تیمیہ
معیار الحق شیخ الکل سید نذیر حسین محدث میاں صاحب
مشرک کون؟ محمد بن عبدالوہاب
سیرت رسول " "

نوٹ: مکتبہ کو خط لکھتے وقت اپنا مکمل پتہ انگریزی میں بھی لکھیں۔ تاجر حضرات اور مدارس کو ۳۳/- کمیشن دیا جاتا ہے

مکتبہ ترجمان پوسٹ بکس ۱۳۰۶ دہلی ۶

پرنٹر پبلشر حافظ محمد یحییٰ نے [illegible] پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر ۳۱۷ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی سے شائع کیا